حیات انبیاء علیہم السلام
کے بارے میں عقیدۂ اہلسنت اور قرآن و حدیث
اور فقہائے کرام کے نظریات پر مشتمل ایک مفید تالیف

کیا انبیاء علیہم السلام قبروں میں زندہ ہیں؟

مصنف
علامہ محمد ظفر عطّاری

مکتبہ کنزالایمان بھاٹی گیٹ لاہور

حیاتِ انبیاء

اہلسنت والجماعت کا عقیدہ

حضرت علامہ مفتی امجد علی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

انبیاء علیہم السلام اسی طرح بحیاتِ حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں زندہ تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہتے آتے جاتے ہیں تصدیق وعدۂ الہیہ کے لئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے ان کی حیات، حیاتِ شہداء سے بہت ارفع واعلیٰ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا۔ اس کی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں۔

(بہارِ شریعت ج ا ص ۱۷)

غزالی زماں حضرت علامہ مولانا سعید احمد کاظمی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ تمام انبیائے کرام بالخصوص رحمۃ للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم حیات حقیقی اور جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اپنی نورانی قبروں میں اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا رزق کھاتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں، سنتے ہیں دیکھتے ہیں جانتے ہیں کلام فرماتے ہیں اور سلام کرنے والوں کا جواب دیتے ہیں، چلتے پھرتے اور آتے جاتے ہیں جس طرح چاہتے ہیں تصرفات فرماتے ہیں اور اپنی اُمتوں کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔

(مقالات کاظمی ج ۲ ص ۶)

اب ہم حیات انبیاء کے ثبوت پر قرآن کریم احادیث مبارکہ اور بزرگان دین کے حوالہ جات اور آخر میں منکرین کے اکابرین کی کتابوں سے اس کا ثبوت پیش کریں گے امید ہے منکرین عدم تعصب وعناد کا مظاہرہ کر کے اپنے عقیدہ کو درست کرنے کی کوشش کریں گے۔

والله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم

قرآن سے حیات انبیاء کا ثبوت

ولا تقولو المن یقتل فی سبیل الله اموات بل احیاء ولکن لا تشعرون

(سورہ بقرہ پارہ ۲۔ آیت ۱۵۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ولا تحسبن الذین قتلو ا فی سبیل الله امواتابل احیاء عندربهم یرزقون فرحین بما اتا هم الله من فضله و یستبشرون

بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم و لاھم یحزنون.

(سورۃ ال عمران آیت ۱۶۹۔۱۷۰ پارہ ۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔ شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم۔

تشریح: یہ آیات مبارکہ حضور نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء کرام کی حیات پر دلیل ہیں۔ کیونکہ یہ آیات شھداء کی حیات پر صراحت کے ساتھ دلالت کر رہی ہیں تو انبیاء کرام کا مرتبہ و مقام شھداء سے بہت اعلیٰ و افضل اور بلند ہے لھذا ان کے لئے حیات بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگی۔

کیونکہ ایک امتی اور عام سپاہی جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں قتل ہونے سے اپنی قبر میں زندہ ہے تو ماننا پڑے گا اس امتی و غلام کا آقا بھی اپنی قبر میں زندہ ہے۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

من کانت حیاته بنفسه یکون مماته بذھاب روحه و من کانت حیاته بربه فانه ینتقل من حیاة الطبع ای حیاة الاصلی وھی حیاة الحققة و اذا کان القتیل بسیف الشرعیة حیا مرزوقا فکیف من قتل بسیف الصدق و الحقیقة. (روح البیان)

ترجمہ: وہ شخص جو بنفسہ زندہ ہے وہ اپنی روح کے نکلنے سے مردہ ہو جاتا ہے اور وہ

شخص جو اپنے رب عزوجل کے ساتھ زندہ ہے تو وہ حیات طبعی سے حیات اصلی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور یہ حقیقی حیات ہے۔ (لھذا ثابت ہوا) کہ جو شریعت کی تلوار سے قتل ہونے والا زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے تو صدق وحقیقت کی تلوار سے قتل ہونے والا کیسے مردہ ہو سکتا ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے۔

وما ارسلنک الا رحمته للعالمین ۔ (سورہ انبیاء پارہ ١٧ آیت ١٠٧)

ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

تشریح: اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ کو تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور آپ کا رحمت ہونا عام ہے مومن کے لئے بھی اور کافر کے لئے بھی کیونکہ آپ کی وجہ سے عذاب کے اندر تاخیر ہوئی اور کفار کے چہرے مسخ ہونے اور دنیا میں عذاب الٰہی سے محفوظ رہے اور آپ کا رحمت ہونا تمام جہانوں کیلئے ہے یعنی عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام یا عالم دنیا اور جمیع مخلوقات چاہیے ذوی العقول (عقل والے مثلاً انسان) اور غیر ذوی العقول (بے عقل یعنی جانور) ہوں لھذا ماننا پڑے گا کہ آپ اپنے ظاہری حیات میں بھی رحمت ہیں اور بعد وفات بھی رحمت اور تمام عالمین کے لئے رحمت ہونا آپ کی حیات کا تقاضا کرتا ہے۔

ولو انھم اذظلمو انفسھم جاء وک فاستغفر واللہ و استغفر لھم الرسول لوجد واللہ توابا رحیما ۔ (سورہ

نساء پارہ ۳، آیت ۶۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

تشریح: اس آیت کریمہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو کر مغفرت طلب کرنے اور حضور کا ان کے لئے شفاعت کرنے کا حکم عام ہے۔ یعنی آپ کی حیات ظاہری میں بھی اور آپ کے وصال ظاہری کے بعد بھی آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مغفرت طلب کریں تو حضور علیہ السلام اس کی شفاعت کریں گے۔ جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قدم علینا اعرابی بعد مادفنا رسول اللہ ﷺ بثلاثة ایام فرمی بنفسه علی قبره و حثا علی راسه من ترابه و قال یا رسول اللہ ﷺ قد ظلمت نفسی و جئتک تستغفرلی فنودی من القبر قد غفرلک. (شواھد الحق)

ترجمہ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی تدفین کے تین دن بعد ہمارے پاس آیا پس اس نے اپنے آپ کو حضور کی قبر شریف کے ساتھ رگڑا اور اپنے سر پر قبر انور کی مٹی ڈالنا شروع کر دی اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں اور آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں کہ آپ میرے لئے مغفرت طلب کریں تو قبر انور سے آواز آئی۔ تحقیق تیری مغفرت کر دی گئی۔

تشریح: اس حدیث پاک سے پتہ چلتا ہے کہ صحابہ کرام کا عقیدہ تھا کہ حضور ﷺ حیات ہیں اور اپنے غلاموں کی شفاعت فرماتے ہیں ورنہ اعرابی کا قبر انور پر حاضر ہونے اور شفاعت کا سوال کرنے کا اور کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

احادیث سے حیات انبیاء کا ثبوت

انبیاء کو قبروں میں رزق دیا جاتا ہے

ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء فنبى الله حى يرزق۔

(ابن ماجہ۔ مشکوۃ شریف)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا ہے۔ پس اللہ عزوجل کے نبی زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق بھی دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں معراج کا واقعہ بیان فرماتے ہوئے سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

مررت على موسى و هو يصلى فى قبره۔ (مسلم شریف ج ۲ ص ۲۶۸)

ترجمہ: (معراج کی رات) میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سے گزرا تو آپ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

انبیاء قبور میں نماز پڑھتے ہیں

ایک اور حدیث میں ہے۔

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون۔ (خصائص کبریٰ ص ۲۸۱ ج ۲)

ترجمہ: انبیاء علیھم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور وہ نماز بھی پڑھتے ہیں۔

زمین انبیاء کے جسموں کو نہیں کھا سکتی

ایک اور حدیث میں ہے۔

ان اللہ حرم علی الارض اجساد الانبیاء۔ (ابو داؤد، ابن ماجہ، دارمی، بیہقی، مشکوۃ شریف)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیھم السلام کے جسموں کو (کھانا) حرام فرما دیا ہے۔

ایک اور حدیث میں سرکار دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔

فقد رایتنی فی جماعۃ من الانبیاء فاذا موسیٰ قائم یصلی فاذا

رجل ضرب جعد كانه من رجال شنوة واذا عیسی قائم یصلی اقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفی و اذا ابراھیم قائم یصلی اشبه الناس به صاحبکم یعنی نفسه فحانت الصلاة فاممتھم ۔ (مسلم شریف ص۵۲۹۔۵۳۰)

ترجمہ: تحقیق میں (یعنی حضور نبی کریم ﷺ) نے اپنے آپ کو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی جماعت میں دیکھا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے آپ علیہ السلام درمیانے قد اور گھنگریالے بالوں والے تھے گویا کہ وہ شنوہ کے لوگوں میں سے تھے۔اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور آپ عروہ بن مسعود ثقفی کے ہم شکل تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی کھڑے ہو کر نماز ادا فرما رہے تھے اور وہ تمہارے صاحب یعنی میرے ہم شکل تھے پھر نماز کھڑی ہو گئی اور میں نے تمام انبیاء کی امامت کرائی۔

ایک اور حدیث میں سفر معراج کا واقعہ بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔

مررت علی موسی لیلة اسری بی عند الکثیب الاحمر وھو قائم یصلی فی قبرہ۔

(القول البدیع)

ترجمہ: معراج کی رات میں سرخ وادی پر سے موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا اور وہ اپنی قبر میں نماز ادا فرما رہے تھے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کانی انظر الی موسیٰ و افعا اصبعیه فی اذنیه۔ (شفاء السقام ص ۱۳۸)

ترجمہ: گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنی انگلیاں کانوں میں رکھے ہوئے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کانی انظر الی موسیٰ علیه السلام بطالمن الشنیة وله جوار الی الله تعالیٰ بالتلبیه۔

(المسلم ج ۲ ص ۲۲۸)

ترجمہ: گویا کہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو گھاٹی سے تلبیہ کہتے ہوئے اترتا دیکھ رہا ہوں (جب یزید نے مدینہ شریف پر حملہ کیا اور مسجد نبوی میں اذان دینے اور نماز ادا کرنے پر پابندی عائد کردی تو اسی دوران صحابہ کرام و تابعین عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آوازیں سنیں۔

چنانچہ سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

وما یاتی وقت صلوۃ الا سمعت الاذان من القبر۔

(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۶۶)

ترجمہ: کسی بھی نماز کا وقت ایسا نہیں آیا کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے اذان کی آواز نہ سنی ہو۔

حضور کی بارگاہ میں امت کے احوال پیش کیے جاتے ہیں

حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم مما کان من حسن حمدت اللہ علیہ وما کان من سیئی استغفرت اللہ لکم۔

(خصائص کبری ج ۲۔ ص ۲۸۱) (زرقانی علی المواہب۔ ۵۔ ص ۳۳۷)

ترجمہ: میری زندگی اور میری موت تمہارے لئے دونوں بہتر ہیں تمہارے اعمال میری بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں تمہارے اچھے اعمال پر میں اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہوں اور تمہارے برے اعمال پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں۔

حضور نبی کریم ﷺ سلام کا جواب دیتے ہیں

ما من مسلم یسلم علی فی شرق ولا فی غرب الا وانا و ملائکۃ ربی نرد علیہ السلام۔ (جلاء الافہام ص ۱۹) (القول البدیع۔ ۱۵۶)

ترجمہ: کوئی بھی مسلمان چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں اور مجھ پر سلام بھیجے تو میں اور میرے رب عزوجل کے فرشتے اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

ایک اور حدیث موقوف میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔

كنت ادخل البيت فاضع ثوبى و اقول انما زوجنى و ابى فلما دفن عمر معهما ما دخلته الا وانا مشدودق على ثيابى حياء من عمر ۔(مشکوۃ شریف۔ص ۱۵۴)

ترجمہ: (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں) میں جب اپنے حجرے (یعنی رسول اللہ ﷺ کے مزار اقدس) میں داخل ہوتی تو پردہ نہ کرتی تھی اور میں کہتی کہ یہ میرے شوہر (حضور نبی کریم ﷺ) اور دوسرے میرے والد محترم (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) ہیں (یعنی شوہر اور والد سے چونکہ پردہ نہیں ہوتا اس لئے میں پردہ نہ کرتی) لیکن جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان دونوں بزرگوں کے ساتھ دفن ہوئے تو پھر میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے حیاء کی وجہ سے خوب اچھی طرح پردہ کر کے جاتی۔

ثابت ہوا کہ حضرت عائشہ کا عقیدہ تھا کہ انبیاء اور اولیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں ورنہ پردہ کرنے اور نہ کرنے کا کیا مطلب

ایک اور حدیث موقوف میں حضرت زبیر بن بقار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

حضور کی قبر سے اذان کی آواز

لم ازل اسمع الاذان والا اقامة من قبر رسول الله ايم حرة حتى عاد الناس ۔

ترجمہ: میں روزانہ ایام حرۃ کے دوران حضرت رسول اللہ ﷺ کی قبر انور سے اذان اور اقامت کی آواز سنتا تھا یہاں تک کہ وہ لوگ واپس آ گئے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

کان لا یعرف وقت الصلاۃ الا بہمہمۃ من قبر النبی ۔

(زرقانی علی المواهب ص ۳۳۲ ج ۵)

ترجمہ: نماز کا پتہ نہیں چلتا تھا لیکن نبی کریم ﷺ کی قبر انور سے گنگناہٹ کی آواز سے پتہ چل جاتا۔ (کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے)

انبیاء علیہم السلام کو قبور میں رزق دیا جاتا ہے

حضور نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کا فرمان عالی شان ہے۔

اکثر واعلی صلاۃ یوم الجمعۃ فانہ یوم مشہود تشہدہ الملائکۃ فان احدا لن یصلی الاعرضت علی صلاتہ حتی یفرغ منہا قال قلت بعدالموت قال وبعدالموت انا اللہ حرمہ علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء فنبی اللہ حیی یرزق ۔ (مشکوۃ المصابیح

۱۲۱) (ابن ماجہ ج ۱ ص ۵۲۴) (جلاء الافہام ۲۳۰)

ترجمہ: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ یوم

مشہور ہے اور اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کے فارغ ہونے تک وہ درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔ میں (یعنی ابودرداء رضی اللہ عنہ) نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا موت کے بعد بھی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے اجسام کو کھائے۔ پس اللہ تعالیٰ کے نبی زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

قال رسول اللہ من افضل ایامکم یوم الجمعۃ فیہ خلق آدمہ و فیہ قبض و فیہ النفخۃ و فیہ الصعقۃ فاکثر و اعلی من الصلاۃ فان صلاتکم معروفہ علی قال یا رسول اللہ و کیف تعرض صلاتنا علیک و قدارمت یعنی بلیت قال ان اللہ قد حرمہ علی الارض ان تاکل اجساء الانبیاء۔ (ابن ماجہ:۷۲)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے ایام میں سے افضل و بہتر جمعہ کا دن ہے اس دن میں حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور اس دن کو آپ کی روح مبارک قبض کی گئی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا لہٰذا اسی دن تم مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔

(حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے عرض کی) یارسول اللہ ﷺ ہمارا درود آپ کی بارگاہ میں کس طرح پیش کیا جاتا ہے جبکہ آپ کا جسم بوسیدہ ہو چکا ہوگا؟ آپ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے۔

ایک اور حدیث میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور موت میں کوئی فرق نہیں

ان لحوم الانبیاء الا تبیہا الارض ولا تاکلہا السباع ۔

(خصائص کبری ج ۲ ص ۲۸۰)

ترجمہ: (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) میری زندگی اور میری موت دونوں تمہارے لئے بہتر ہیں۔

تشریح: ان احادیث مبارکہ سے یہ مسئلہ روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ ہیں انہیں رزق بھی ملتا ہے اور وہ اپنی امت کے احوال پر بھی مطلع ہیں اس کے علاوہ بھی کئی احادیث مبارکہ حیات انبیاء پر دلالت کرتی ہیں لیکن طوالت کی وجہ سے انہیں پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔

حیات انبیاء کے بارے میں
صحابہ کرام کا عقیدہ

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔

لما مرض ابی اوحی ان یوتی به الی قبر النبی و یستاذن له و یقال هذا ابو بکر یدفن عندک یا رسول الله فان اذن لکم فادفنونی و ان لم یوذن بکم فاذهبوابی الی البقیع فاتی به الی الباب فقیل هذا ابو بکر قد اشتهی ان یدفن عند رسول الله و قد وصانا فان اذن لنا دخلنا و ان لم یوذن لنا الصفرفنا فنودینا ادخلو و کرامة سمعنا کلاما ولم نرا احدا۔

ترجمہ: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) جب میرے والد محترم (حضرت ابو بکر صدیق) بیمار ہو گئے تو انہوں نے مجھے وصیت فرمائی کہ مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس لے جانا اور اس طرح اجازت طلب کرنا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ ابو بکر ہیں کیا آپ کے پاس دفن کر دیں؟ اگر آپ ﷺ اجازت مرحمت فرما دیں تو مجھے آپ کے پاس دفن کر دینا اور اگر اجازت نہ دیں تو مجھے بقیع شریف میں دفن کر دینا۔ چنانچہ وصال کے بعد جب آپ رضی اللہ عنہ کو حجرۂ مبارکہ کے

دروازے پر لایا گیا۔ اوراس طرح کہا گیا کہ یہ ابو بکر ہیں اور خواہش کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دفن ہوں اور انہوں نے ہم کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو ہم داخل ہو جائیں اور اگر آپ اجازت نہ دیں تو ہم واپس چلے جائیں تو حجرۂ مبارکہ سے آواز آئی کہ انہیں داخل کر دو ہم نے یہ کلام سنا لیکن بولنے والا نظر نہیں آیا۔

خصائص کبریٰ کی روایت میں ہے کہ حجرہ انور سے آواز آئی دوست کو دوست کے ساتھ ملا دو بے شک دوست اپنے دوست سے ملنے کا مشتاق ہے۔

اس روایت سے پتہ چلا کہ حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ زندہ ہیں اور اپنے غلاموں کی سنتے ہیں اور ان کی تمناؤں کو پورا بھی فرماتے ہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نظریہ

و قع رجل فی علی عند عمر ابن الخطاب فقاله عمر ابن الخطاب مجک اللہ لقد اذیت رسول اللہ فی قبرہ۔

ترجمہ: کسی شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے ذلیل ورسوا کرے تحقیق تو نے رسول اللہ ﷺ کو آپ کی قبر مبارک میں اذیت پہنچائی۔

ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم

ﷺ اپنی قبر انور میں حیات ہیں اور آپ خوشی و مسرت یا دکھ تکلیف بھی محسوس کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نظریہ

احلف تسعاانه قتل قتلا احب الی من ان احلف و احدة انه لم یقتل۔

(زرقانی علی المواہب ص ۳۱۲، ج ۸)

ترجمہ: (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں ۹ بار حضور نبی کریم ﷺ کی شہادت کی قسم کھانا زیادہ پسند کرتا ہوں بنسبت اس کے کہ میں ایک مرتبہ کہوں کہ آپ شہید نہیں کیے گئے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے اور ساتھ ہی قسم کھا کر ارشاد فرمارہے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ شہید ہیں۔ اور شہید قرآن پاک کی رو سے زندہ ہے اور اسے رزق بھی دیا جاتا ہے لھذا آپ بھی اپنی قبر میں زندہ ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا نظریہ

انها کانت تسمع صوت الوتدیو تد و المسمار یغرب فی بعض الدور المطنبة بمسجد رسول الله فتوسل الیهم لا توذوا

رسول اللہ ۔

(شفاء السقام ص ۱۵۴، ۱۵۵)

ترجمہ: (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) حضور نبی کریم ﷺ کی مسجد کے ساتھ معلق گھروں میں کیل یا میخ ٹھونکنے کی آواز سنتیں تو ان اہل خانہ کے پاس پیغام بھیجتیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اذیت مت دو۔

پتہ چلا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی قبر انور کے اندر زندہ ہیں اور آپ کو شور و غل سے اذیت بھی پہنچتی ہے اور تکلیف وہی محسوس کرتا ہے جو زندہ ہو۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

الا یا رسول اللہ انت رجاء نا .

ترجمہ: یا رسول اللہ ﷺ آپ ہماری امید گاہ ہیں۔

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہ کا نداء کرنا اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ اپنی قبر انور میں زندہ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نظریہ

قدم علینا اعرابی بعد مادفنا رسول اللہ بثلاثة ایام فرمی بنفسه علی قبره و حثا علی راسه من ترابه و اقال یا رسول اللہ قد

ظلمت نفسی و جئتک تستغفر لی فنودی من القبر قد غفر لک۔

(شواہد الحق ص ۸۷)

ترجمہ: (حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں) ایک اعرابی (دیہاتی) رسول اللہ ﷺ کے دفن ہونے کے تین دن بعد ہمارے پاس آیا۔ اس نے اپنے آپ کو حضور ﷺ کے قبر انور پر گرادیا اور اپنے سر پر قبر انور کی خاک ڈالنا شروع کردی اور عرض کی یارسول اللہ میں اپنی جان پر ظلم کر بیٹھا ہوں اور اب آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں آپ میرے لئے مغفرت طلب فرمائیں تو قبر سے آواز آئی تجھے بخش دیا گیا۔

حضرت سعید بن مسیب تابعی کا نظریہ

لیس من یوم الا و تعرض علی النبی اعمال امتہ غدوۃ و عشیہ فیعرفھم بسیماھم و اعمالھم فلذالک یشھد علیھم۔

(المواھب الدنیہ ج ۲ ص ۳۸۷)

ترجمہ: کوئی دن ایسا نہیں جس میں حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں صبح و شام اعمال پیش نہ ہوتے ہوں اور حضور نبی کریم ﷺ اپنے امتیوں کو ان کی صورتوں اور اعمال کے ساتھ پہچانتے ہیں اسی وجہ سے آپ بروز قیامت ان کی گواہی دیں گے۔

تشریح: صحابہ کرام کے اقوال و افعال سے ثابت ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور میں حیات ہیں اپنے غلاموں پر نظر کرم بھی فرماتے ہیں اور عاصیوں کی بخشش کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لئے استغفار بھی کرتے ہیں۔

بزرگانِ دین کے نظریات

ملا علی قاری کا نظریہ

لا فرق لهم فی الحالین و لذا قیل اولیاء الله لا یموتون ولکن ینتقلون من دار الی دار۔ (مرقاۃ ص۲۱۲۔ ج۲)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی دنیاوی اور اُخروی زندگی میں کوئی فرق نہیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

مزید لکھتے ہیں۔

الانبیاء فی قبورهم احیاء۔ (مرقاۃ ج ص۲۰۹)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

پھر لکھتے ہیں۔

انه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حی یرزق یستمد منه المدد المطلق۔ (مرقاۃ ج ص۲۸۴)

ترجمہ: بے شک حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں رزق دیئے جاتے ہیں اور آپ سے ہر طرح کی مدد بھی طلب کی جاتی ہے۔

علامہ شرنبلالی کا نظریہ

ومما هو مقرر عند المحقيقين انه ﷺ حيى يرزق متمتع بجميع الملاذ و الصبادات غير انه حجب عن ابصار القاصر ين عن شريف المقامات۔

(مراقی الفلاح ص ۴۴۷)

ترجمہ: محققین کے نزدیک یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور آپ کو رزق دیا جاتا ہے۔ تمام لذات والی اشیاء اور عبادت سے لذت حاصل کرتے ہیں لیکن جو بلند مرتبہ پر نہیں پہنچ سکے آپ ان کی نظروں سے پوشیدہ ہیں۔

امام زرقانی کا نظریہ

الانبیاء والشهداء یا کلون فی قبور رهم و یشربون و یصلون و یصومون ویحجون . (زرقانی علی المواھب ج۵ ص۳۳۴)

ترجمہ: انبیاء علیھم السلام اور شہدا کرام اپنی قبروں میں کھاتے پیتے ہیں اور نماز، روزہ اور حج بھی ادا کرتے ہیں۔

امام قسطلانی کا نظریہ

قد ثبت ان الانبیاء یحجون و یلبسون فان قلت کیف یصلون و یحجون و یلبون و هم اموات في الدار و لیست دار عمل

فالجواب انهم کالشهداء بل افضل منهم والشهداء احیاء عند ربهم یرزقون فلا یعلان یحجو و ایصلوا۔

(زرقانی علی المواهب ج۵ص۳۳۳)

ترجمہ: تحقیق ثابت شدہ ہے کہ بے شک انبیاء علیہم السلام حج کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں پس اگر تو کہے کہ وہ کیسے نماز پڑھتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں حالانکہ وہ اپنے گھروں یعنی اپنی قبروں میں ہیں۔ تو جواب یہ ہے کہ وہ شھداء کی طرح ہیں بلکہ ان شھداء سے بھی افضل ہیں اور وہ اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں لھذا اگر وہ حج کریں یا نماز پڑھیں تو یہ (عقل سے) بعید نہیں۔

ملا علی قاری کا نظریہ

و انه لم یقل احدان قبور هم و ارواحهم غیر معلقة با جساد هم لئلا یسمعو ا سلام من یسلم علیهم و کذا اوردان الانبیاء یلبون و یحجون و نبینا اولی بهده الکرامات۔ (جمع الوسائل۔ ص۳۲۸۔ ج۲)

ترجمہ: بے شک یہ بات کوئی بھی نہیں کہتا کہ انبیاء علیہم السلام کی قبور ان کے جسموں سے خالی ہیں اور ان کی ارواح مقدسہ کا ان کے جسموں سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جو شخص ان کی بارگاہ میں سلام عرض کرتا ہے وہ نہیں سنتے۔

لہذا انبیاء علیہم السلام کے بارے میں یہ وارد ہوا ہے کہ بے شک یہ حج کرتے ہیں اور تلبیہ کہتے ہیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ ان کرامات (معجزات) کے

سب سے زیادہ حق دار ہیں مزید لکھتے ہیں۔

قلت قد سبق انھم احیاء عند ربھم و ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل لحومھم ثم اجسادھم کارواحھم لطیفۃ غیر کثیفۃ فلا مانع لظھورھم فی عالم تملک و الملکوت علی وجہ الکمال بقدر ذی الجلال و مما یوید تشکل الانبیاء علی وجہ الجمع بین اجسادھم و ارواحھم قولہ اذا موسی قائم یصلی فان حقیقۃ الصلاۃ ہ الاتیان باالفعل المختلفۃ للاشباح للارواح۔ (مرقاۃ ج ۱ص ۱۵۷)

ترجمہ: میں کہتا ہوں جیسا کہ یہ بات گزر چکی ہے کہ انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ وحیات ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام قرار دیا ہے کہ وہ ان کا گوشت کھائیں اور ان کے جسم روحوں کی طرح لطیف کثافت سے محفوظ ہوتے ہیں لھذا ان کے اجسام کے لئے عالم دنیا اور علام ملکوت میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت سے مکمل طور پر ظاہر ہونے پر کوئی چیز مانع (روکنے والی) نہیں ہے۔

(اور معراج کی رات) انبیاء علیھم السلام کا اپنے روح اور جسم کے ساتھ جمع ہونا اس بات میں پختگی پیدا کرتا ہے اور تائید کرتا ہے جس کی دلیل حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول ہے کہ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا۔ لھذا یہ فعل (یعنی نماز ادا کرنا) اور دیگر اعمال کا بجالانا اجسام کا کام ہوتا ہے نہ کہ ارواح کا۔

ابراہیم بن شیبان کا نظریہ

حججت مجئت المدینہ فتقدمت الی القبر الشریف فسلمت علی رسول اللہ فسمعتہ من داخل الحجرۃ یقول و علیک السلام۔ (القول البدیع۔ ص ۱۶۰)

ترجمہ: میں حج سے فارغ ہوا پھر مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قبر شریف کے پاس آ کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ مبارک کے اندر سے و علیک السلام کی آواز سنی۔

امام زرقانی کا نظریہ

لانہ حی فی قبرہ یعلم بمن یزورہ و یرد سلامہ۔ (زرقانی ج ۸ ص ۲۹۹)

ترجمہ: آپ (حضور نبی کریم ﷺ) اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اپنی زیارت کرنے والوں کو جانتے ہیں اور اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

امام نووی کا نظریہ

بل الادب ان یبعد منہ کما یبعدمنہ لو حضر فی حیاتہ۔

ترجمہ: (امام نووی حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہونے والے کو ادب

سکھاتے ہوئے لکھتے ہیں) ادب یہ ہے کہ قبر انور کی زیارت کرنے والا اتنے فاصلے پر رہے کہ جس طرح وہ اگر آپ کی زندگی میں حاضر ہوتا تو جتنے فاصلے پر ہوتا۔ (شواہد الحق ص ۹۳)

علامہ ابن حجر مکی کا نظریہ

انہ صلی اللہ علیہ وسلم حی فی قبرہ یعلم بزائرہ۔ (الجواہر المنظم ص ۴۶)

ترجمہ: بے شک رسول اللہ ﷺ اپنی قبر میں زندہ ہیں اور اپنی زیارت کرنے والوں کو جانتے ہیں۔

حضرت جنید بغدادی کا عقیدہ

من کانت حیاته بنفسه یکون مماته بذهاب روحه و من کانت حیاته بربه فانه ینتقل من حیاة الطبع الی حیاة الاصل وهی حیاة الحقیقی و اذا کان القتیل بسیف الشریعة حیا مرزوقا فکیف من قتل بسیف الصدق و الحقیقة۔

(روح البیان ج ۲۔ص ۱۲۶۔۱۲۵)

ترجمہ: وہ شخص جو اپنے نفس کے ساتھ زندہ ہو وہ روح نکل جانے سے مردہ ہو جاتا ہے اور جو اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ زندہ ہو وہ مردہ نہیں بلکہ وہ حیات طبعی سے حیات

اصلی کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ جو شخص شریعت کی تلوار سے قتل ہو جائے اور اس کے باوجود وہ زندہ ہو اور اسے رزق بھی دیا جائے تو جو شخص صدق و حقیقت کی تلوار سے قتل ہو وہ کیسے مردہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ وہ اس کی اعلیٰ زندگی ہو گی۔

حافظ ابن قیم کا نظریہ

قال ابو عبدالله و قال شیخنا احمد بن عمر ان الموت یس بعدم محض و انما ھو انتقال من حال الی حال و یدل ھی ذالک ان الشھداء بعد قتلھم و موتھم احیاء عندربھم یرزقون فرحین مستبشری و ھذہ صفة الاحیاء فی الدنیا و اذا کان ھذا فی الشھداء کان النبیاء بذالک احق و اولی بان موت النبیاء ھوراجع الی ان غیبوا عنا بحیث لا ندرکھم و ان کانون موجودین جاء وا ذالک کالحال فی الملائکة فانھم احیاء موجودون و لا تراھم۔ (الروح ص ۵۱_۵۲)

ترجمہ: ابو عبداللہ نے فرمایا کہ ہمارے شیخ احمد بن عمر فرماتے ہیں کہ موت عدم محض نہیں بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہونے کا نام موت ہے۔ شھداء کا قتل ہو جانے کے بعد اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہونا یہ بہت بڑی دلیل ہے۔ انہیں رزق بھی ملتا ہے اور وہ خوش بھی ہوتے ہیں اور دنیا کے اندر زندوں کی بھی یہ صفات ہیں کہ انہیں بھی رزق ملتا ہے اور خوش ہوتے ہیں۔

لہذا ثابت ہوا کہ شہداء جب زندہ ہیں تو انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام بدرجہ اولیٰ اس کے حقدار ہیں۔

انبیاء علیہم السلام کی موت کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہم سے غائب ہو گئے اور ہم ان کو نہیں دیکھ سکتے حالانکہ وہ زندہ ہیں۔ اور یہ انبیاء بھی بالکل ملائکہ کی مثل ہو گئے کہ وہ موجود ہیں زندہ ہیں لیکن ہمیں نظر نہیں آتے۔

امام قسطلانی کا نظریہ

ان حیاة الانبیاء علیهم الصلاة و السلام ثابتة معلومة مستمرة و نبینا افضلهم و اذا کان کذالک فینبغی ان تکون حیاته اکمل و اتم من حیاة سائرهم.

(المواهب اللدنیہ۔ ص۔ ۳۹۰)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی حیات ثابت و معلوم ہے اور دائمی ہے اور ہمارے نبی کریم ﷺ تمام انبیاء کرام سے افضل ہیں اور جب آپ تمام سے افضل ہیں تو ثابت ہوا کہ آپ کی حیات بھی ان سے افضل و اکمل ہے۔

علامہ آلوسی کا نظریہ

حیاة نبینا اکمل و اتم من سائرهم علیهم السلام۔ (روح المعانی ص ۳۸)

ترجمہ: ہمارے نبی کریم ﷺ کی حیات دوسرے انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سے کامل واتم ہے۔

علامہ حجر مکی کا نظریہ

قد ثبت حیاۃ الانبیاء و لا شک انھا اکمل من حیاۃ الشھداء۔

(الجواہر المنظم ، ص ۲۶)

ترجمہ: تحقیق انبیاء علیہم السلام کی حیات ثابت شدہ ہے اور اسی میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ انبیاء کرام کی حیات شھداء کی حیات سے زیادہ کامل ہے۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا نظریہ

بل حیاۃ الانبیاء اقوی منھم و اشد ظھور اثار ھا فی الخارج حتی لا یجوز النکاح بازواج النبی بخلاف الشھداء۔

(تفسیر مظہری ص ۱۵۲ ـ ج ۱)

ترجمہ: انبیاء علیہم السلام کی حیات زیادہ قوی ہے شھداء کی حیات سے یہاں تک نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سے نکاح کرنا جائز نہیں بخلاف شھداء کے (یعنی شھداء کی بیویوں سے نکاح کرنا جائز ہے لیکن حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج سے نکاح جائز نہیں لہذا ثابت ہوا کہ انبیاء کی حیات شھداء کی حیات سے کامل تر ہے)

علامہ شامی کا نظریہ

ان الانبیاء علیهم الصلوة والسلام احیاء فی قبور هم۔ (شامی ج ۴۔ ص ۱۵۱)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

ابو منصور عبدالقاہر بن طاہر البغدادی کا عقیدہ

قال المتکلون المحققون من اصحابنا ان نبیاحیی بعد وفاته و انه یبشر بطاعات امته و یحزن بمعاصی العصاة منهم و انه تبلغه صلاق من یصلی علیها من امته۔

(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۳۵۱)

ترجمہ:۔ فرمایا ہمارے اصحاب میں سے متکلمین اور محققین نے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ اپنے وصال کے بعد زندہ ہیں اور اپنی امت کی نیکیوں سے خوش ہوتے ہیں اور اپنے گناہ گار امتیوں کے گناہوں پر غمگین ہوتے ہیں اور بے شک جو شخص آپ کی بارگاہ میں درود شریف بھیجتا ہے تو وہ درود آپ کے پاس پہنچتا ہے۔

امام غزالی کا نظریہ

واحضر قلبک النبی و شخصه الکریم و قل السلام علیک

ایها النبی و رحمته اللہ و برکاتہ و لیصدق املک حتی بہ یبلغہ و یرد علیک ماهو وی منه۔

(احیاالعلوم ج۔ا۔ص ۱۲۹)

ترجمہ: اور اپنے قلب میں نبی کریم ﷺ کو حاضر جان کر عرض گزار ہو کہ اے نبی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں اور تو اس بات پر یقین رکھ کہ میرا سلام حضور کی بارگاہ میں پہنچتا ہے۔ اور آپ ﷺ تیرے سلام سے بہتر جواب ارشاد فرماتے ہیں۔

امام بیہقی کا نظریہ

الانبیاء بعد ما قبضو ا ردت علیھم ارواحھم فھم احیاء عند ربھم کا لشھداء۔

(شفاء السقام ص ۱۵۲)

ترجمہ: انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام کی ارواح کو قبض کرنے کے بعد واپس لوٹا دیا جاتا ہے لہذا وہ شہداء کی طرح اپنے رب تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں۔

علامہ تقی الدین سبکی کا نظریہ

اما حیاۃ الانبیاء اعلیٰ و اکمل و اتم من الجمیع الانھا للروح و الجسد علی الدوام علی ما کان فی الدنیا۔ (الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۶۷)

ترجمہ: بہرحال انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی زندگی تمام سے اعلیٰ واکمل اوراتم ہے ۔اس لئے کہ ان کی ارواح ان کے اجسام کے ساتھ اسی طرح زندہ رہتی ہیں جس طرح دنیا میں تھیں۔

ملا علی قاری کا نظریہ

لیس ھناک موت ولا فوت بل ھو انتقال من حال الی حال وارتحال من دار الخالی دار وان المعتمد المحقق انہ حی یرزق۔

(مرقاۃ ج ۱۱ص ۲۵۶)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کے لئے نہ موت ہے اور نہ فوت بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں انتقال ہے۔اورایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف ہجرت ہے یہ عقیدہ تحقیق شدہ ہے کہ آپ ﷺ زندہ ہیں اور آپ کو رزق بھی دیا جاتا ہے۔

قاضی ابوبکر بن عربی کا نظریہ

ولا یمتنع رویۃ ذاتہ بجسدہ الشریفۃ وروحہ و ذالک لانہ وسائر الانبیاء احیاء ردت الیھم ارواحھم بعد ماقبضوا۔ (الحاوی للفتاوی ج ۳۔ص ۲۵۰)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کا جسمانی اور روحانی طور پر دیکھنا ممتنع نہیں اس لئے کہ آپ اور تمام انبیاء کرام زندہ ہیں اوران کی روحیں قبض کرنے کے بعد لوٹادی جاتی ہیں۔

امام جلال الدین سیوطی کا نظریہ

حیاۃ النبی فی قبرہ هو و سائر الانبیاء معلومه عندنا علما قطعیا الماقمه عندنا من الادلة فی ذالک و تواترت به الاخبار۔

(الحاوی للفتاوی ج ۲ ص ۲۶۴)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کا قبر انور کے اندر حیات اور باقی تمام انبیاء کی حیات ایک ایسا معاملہ ہے جو ہمیں علم قطعی کے ساتھ معلوم ہوا ہے۔ چنانچہ ہمارے نزدیک دلائل قطعی قائم ہو چکی ہیں اور اس بارے میں اخبار درجہ تواتر تک پہنچ چکی ہیں۔

علامہ سخاوی کا نظریہ

یوخذ من هذه الاحادیث انه حیی علی الدوام و ذالک انه محال عادة ایخلو الوجود کله من واحد سلیم علیه فی لیل و نها و نحن نومن و نصدق بانه حیی یرزق فی قبره و ان جسده الشریف لا تاکله الارض والجماع علی هذا۔

(القول البدیع ص ۱۶۷)

ترجمہ: ان احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمیشہ زندہ ہیں اور یہ بات عادی طور پر محال ہے کہ کوئی دن یا رات آپ پر سلام پڑھنے سے خالی ہو اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں اور تصدیق کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر

شریف میں زندہ ہیں اور آپ کے جسم شریف کو۔نہیں کر سکتی۔اور آپ کی حیات پر اجماع ہے۔

حسن بن عمار شرنبلالی کا نظریہ

هو مقرر عند المحقيقين انه حي يرزق متمقع لجميع الملاذ والعبادات غير انه حجب عن ابصار القاصدين عن شريف المقامات۔ (نور الایضاح ۲۰۵)

ترجمہ: محققین کے نزدیک ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ زندہ ہیں اور رزق دیئے جاتے ہیں آپ تمام عبادات ولذائذ سے لطف اندوز بھی ہوتے ہی لیکن آپ ان لوگوں کو نظر نہیں آتے جو مقامات عالیا تک نہیں پہنچتے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا نظریہ

وحیات انبیائے کرام متفق علیه است هیچ کس رادر خلافی نیت حیات جسمانی و دنیاوی حقیقی نه حیات مصنوی روحانی ۔(مدارج النبوت جلد۲ص ۴۴۷)

ترجمہ: انبیائے کرام علیھم السلام کی حیات پر تمام کا اتفاق ہے کسی کو بھی اس میں اختلاف نہیں اور آپ کی جسمانی حیات، دنیاوی، اور حقیقی ہے روحانی یا مصنوعی نہیں۔ (یعنی آپ ﷺ اپنے جسم ظاہری کے ساتھ حیات ہیں نہ کہ روحانی طور پر صرف ہم سے مخفی ہیں)۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا نظریہ

ان الانبیاء لا یموتون و انھم یصلون و یحجون فی قبورھم ۔(فیوض الحرمین ص ۸۴)

ترجمہ: بے شک انبیاء علیہم السلام فوت نہیں ہوتے وہ اپنی قبور میں نماز پڑھتے ہیں اور حج بھی کرتے ہیں۔

یوسف بن اسماعیل نبہانی کا نظریہ

حیاۃ الانبیاء فی قبورھم ثابتۃ بادلۃ کثیرہ استدل بھا اھل السنۃ و کذا حیاۃ الشھداء و الاولیاء۔ (شواہد الحق ص ۱۲۷)

ترجمہ: حیات انبیاء علیہم السلام ان کی قبور میں شمار دلائل کے ساتھ ثابت ہے اور اہلسنت نے اسی سے دلیل پکڑی ہے اور اسی طرح شھداء اور اولیاء کی حیات ہے۔

تشریح: بزرگان دین کے نظریات سے یہ مسئلہ اظہر من الشمس (سورج سے بھی زیادہ روشن) ہوا کہ انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں انہیں رزق بھی ملتا ہے اور جہاں چاہیں تصرف بھی فرما سکتے ہیں ان کی موت ایک لمحے کے لئے ہوتی ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ "کل نفس ذائقۃ الموت" ہر نفس نے موت کو چکھنا ہے پورا ہو اسکے بعد انکی روح لوٹا دی جاتی ہے۔

اکابرین دیوبند کے نظریات

انور کاشمیری کا نظریہ

معناه ارواح الانبياء عليهم السلام ليست بمعطله عن الصبادات الطيبة والا فعال المباركه بل هم مشغولين فى قبور هم ايضا كما كانو مشغولين حين حياتهم فى صلاة و حج و كذالك حال تابعهيم على قدر المراتب۔ (فیض الباری ج۲ ص۶۴)

ترجمہ: اس حدیث (الانبياء فى قبورهم يصلون) انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں کا معنی یہ ہے کہ انبیاء علیھم السلام کی روحیں عبادات اور افعال سے معطل نہیں ہوتیں بلکہ اپنی قبور میں اس طرح عبادت کرتی ہیں جیسے ظاہری زندگی میں کرتی تھیں اور اسی طرح تابعین کا حال ہے۔

شبیر احمد عثمانی کا نظریہ

دلت النصوص الصحيحة على حياة الانبياء عليهم الصلوة و السلام۔

(فتح الملہم ج۱ ص۳۲۵_۳۲۶)

ترجمہ: نصوص صحیحہ انبیاء علیھم الصلاۃ والسلام کی حیات پر دلالت کرتی ہیں۔

قاسم نانوتوی کا نظریہ

حضور ﷺ کی حیات مثل شمع و چراغ ہے خیال فرمایئے کہ جب اس کو کسی بنڈیا یا مٹکے میں رکھ کر اوپر سرپوش رکھ دیا جائے تو اس کا نور بالبداہت مستور ہو جاتا ہے زائل نہیں ہوتا۔ (آب حیات ص ۱۶۰)

مزید لکھتے ہیں۔

حیات الٰہی دائمی ہے یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کی حیات زائل ہو جائے اور حیات مومنین عارضی ہے۔

(آب حیات ص ۱۶۰)

خلیل احمد انبیٹھوی کا نظریہ

عندنا و عند مشائخنا حضرة الرسالة حيى فى قبره الشريف وحيوته دنيويه من غير تكليف و هى مختصه به و بيجميع الانبياء وصلوت الله عليهم اجمعين۔

(المہند ص ۱۳)

ترجمہ: ہمارے اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضور نبی کریم ﷺ اپنی قبر انور کے اندر زندہ ہیں۔ اور بغیر مکلف ہونے کے آپ کی حیات دنیا کی زندگی کی مثل ہے اور سوائے مکلف ہونے کے آپ کی حیات دنیاوی زندگی کی مثل ہے اور یہ حیات آپ

نے کے ساتھ اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص ہے۔

احمد علی سہانپوری کا نظریہ

والاحسن ان یقال ان حیاته لا یتعقبها بل یستمر حیا والانبیاء احیاء فی قبورهم۔

(حاشیہ بخاری ج ۱۰ص ۵۱۷)

ترجمہ: بہتر وافضل یہ ہے کہ آپ کے بارے میں اس طرح کہا جائے کہ بے شک آپ ﷺ کی حیاۃ کو موت نہیں آ سکتی بلکہ آپ ہمیشہ کے لئے زندہ ہیں اور انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں۔

اعزاز علی کی نظریہ

فمثله بعد وفاته کمثل شمع فی حجرة اغلق بابها فهو مستور عمن هو خارج الحجرة و لکن نوره کما کان بل ازید و لهذه حرم نکاح ازواجه بعده ولم یجر احکام المیراث فیما ترکه لانهما من احکام الموت ۔ (حاشیہ نور الایضاح ص ۲۰۵)

ترجمہ: پس حضور نبی کریم ﷺ کے پردہ فرمانے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے موم بتی کسی حجرے میں رکھ دیں اور پھر دروازہ بند کر دیں تو یہ شمع اس شخص سے جو حجرے کے باہر ہو چھپ جائے گی لیکن اس کی روشنی اسی طرح ہو گی جیسے پہلے تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ اسی وجہ سے آپ کے پردہ فرمانے کے بعد آپ کی ازواج سے نکاح کرنا حرام ہے اور آپ کے ترکہ میں میراث بھی جاری نہیں ہوتی اس لئے کہ یہ دونوں (یعنی

نکاح کرنا اور میراث تقسیم ہونا) موت کے احکام میں سے ہیں۔

(یعنی ثابت ہوا کہ آپ کی ازواج مطہرات سے شادی نہ کرنا اور آپ کی میراث کا تقسیم نہ ہونا اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ زندہ ہیں اور نکاح اس شخص کی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے اور میراث بھی اسی کی تقسیم ہوتی ہے جو فوت ہو جائے)

اشرف علی تھانوی کا نظریہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کرامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ جب آپ کا جنازہ حضور اکرم ﷺ کے مزار مبارک کے سامنے دروازے پر لایا گیا اور آواز دی گئی ''السلام یا رسول اللہ'' یہ ابوبکر دروازے پر حاضر ہے تو دروازہ خود بخود کھل گیا قبر شریف کے اندر سے کوئی آواز دیتا ہے کہ ایک دوست کو دوسرے دوست کے ہاں داخل کردو۔ (جمال الاولیاء ص ۲۹)

تشریح: اکابرین دیوبند کے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں اور الحمدللہ اہلسنت والجماعت کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ جمیع انبیاء کرام اپنی قبور میں زندہ و متصرف ہیں۔

لہذا رسول اللہ ﷺ کی حیات کے منکرین کو اپنے فاسد عقیدے سے توجہ کر کے قرآن پاک احادیث، مبارکہ اور بزرگان دین کے راستے کو اختیار کر کے اپنی آخرت کو برباد ہونے سے بچائیں۔

وما علینا الا البلاغ المبین

(جو ہم پر تھا وہ ہم نے پہنچا دیا)